تفسیر قرآن ۱۵

8/Oct/19

← صحیح نظریہ (اسم اللہ کس سے مشتق ہے)

• ④ (کسی سے بھی مشتق نہیں): بظاہر باطل ہے

• دلیل (مشتق ہونے والوں کا کیا ہے:) کیونکہ شروع میں 'ال' add ہوا ہے

① 'لاہ' سے مشتق ہے: بظاہر غلط۔

• دلیل: روایات میں واضح طور پر اصلی حروف ا ل ہ بیان ہوئے

← "مَعناهُ المَعبُودُ الذی اَلِهَ الخَلقُ"

← اللہ معناہ المعبود الذی یَتَألَّہُ

← آیات میں بھی جہاں خدا کا ذکر آیا ہے وہاں اصلی الفاظ اَلِہ ہیں۔

← (البقرۃ: 133) ... قالوا نعبدُ الٰهَكَ و الٰهَ آبائِكَ

حضرت یعقوب نے جب وقت موت بیٹوں سے پوچھا: کسے عبادت کرو گے میرے بعد؟ کہا:
آپ کے اور آپ کے آباء کے اِلٰہ کی۔

← (البقرۃ: 163) اِلٰهُكُم اِلٰهٌ واحِد لا اِلٰهَ اِلّا هو

↑

یہاں "اللہ کس سے مشتق ہے" کی گفتگو ختم اور
"اللہ کے meaning" کی گفتگو شروع

↓

← لفظ اللہ کا مطلب کیا ہے

• کسی لفظ کا معنا۔ اسی کی حقیقت ہوتی ہے

eg) پانی کا معنا water نہیں (اس sense میں) بلکہ بہتا ہوا پانی خارج میں

eg) علی کا مطلب۔ ذات امام علی علیہ السلام ہے

لفظ اللہ کا معنا: وہ ذات جو تمام صفات کمالیہ و جمالیہ کا مجموعہ ہے

• اعتراض/problem: روایات میں تو دوسرے معنے بیان کیے گئے اللہ کے

• امام علی، امام باقر (علیہم السلام) سے روایت ہے: مَعناہُ المَعبُود

وہ معبود جس کی ذات میں اوصاف کو دیکھ کر مخلوق حیران ہے، جس کی طرف بلتا...

• خلق جس کی عظمت کو دیکھ کر حیران ہے، انسان کے ادراک سے جو دور ہے، etc

• امام باقر علیہ السلام: خلق جس کی حقیقت کو درک کرنے سے عاجز ہے

• امام عسکری (علیہ السلام) اللہ وہ مقتدر ہے کہ جس کی طرف رجوع کرتے
ہیں اسباب کے منقطع ہونے پر

Scanned by CamScanner

← اور "الٰہ" کا اصلی لفظ استعمال ہوا جیسے عبد کے معنوں میں لیتے ہیں

جواب اعتراض (روایات والا معنا نہ کرنے کی وجہ)

• اگر اللہ کو معبود کے معنوں میں لیں تو صرف ایک صفتِ خدا کو consider کریں گے۔

← یہ ایک امرِ اعتباری (جیسے suppose کیا جائے حقیقت میں نہ ہو)

• کیونکہ خدا کا معبود ہونا اس کی ذات نہیں بلکہ فعل سے تعلق رکھتا ہے

• خدا معبود ہوتا ہے بندوں کی عبادت کرنے سے۔

↓

• جبکہ اللہ کے لفظ کا مطلب ایک حقیقی شئے ہے

↓

• نتیجہ امام نے لازمی معنا بیان کیے ہیں خدا کی صفات بیان کرکے

(• لازم معنا: e.g.: آگ کا اگر حرارت سے معنا کریں۔ یہ درحقیقت اس کا معنا نہیں بلکہ ایک اثر/لازمہ ہے)

اس طرح کہ: ← معبود: عبادت اسی کی کی جاتی ہے جو کمالات میں عروج پر ہو

اور خدا یعنی وہ ذات جس میں تمام کمالات ہیں ← hence لازمہ = عبادت کی جائے اس کی

← اسی طرح لوگوں کا رجوع کرنا بھی اسی کی طرف ہوگا جو ذات مستجمع لجمیع صفات کمالیہ ہو

← اور اسی طرح لوگ اسی ذات کے ادراک سے عاجز ہوں گے۔

نتیجہ: ان سب صفات کا/لازمی مطالب کا اللہ کے مطالب کے طور پر ذکر ہونے کا نتیجہ ← اللہ کا مطلب ہے ← وہ ذات جو تمام صفات کمالیہ جمالیہ کی مالک ہے

- چاہے روایات میں اس تعریف کا ذکر نہ آئے۔

- صرف خدا کی ذات اس لفظ کی مستحق ہے

لفظِ رحمان، رحیم

لفظِ رحم/رحمت کا معنا

← رحمت کا مطلب انسانوں/حیوان کی نسبت :- رقت طاری ہونا

• یہ دل کی ایک کیفیت ہے • اس کا opposite = سختِ دل

Scanned by CamScanner

← یہ خدا کے لئے ممکن نہیں کیونکہ

- خدا کا بدن نہیں - پس اس کا قلب نہیں ، اس کا نفس نہیں

- روایات میں بھی آیا: رحیم لا یوصف بالرقۃ (رحمت کو رقت سے توصیف نہیں کیا جاسکتا)

← اللہ کی نسبت رحم کا معنیٰ - عطا کرنا

• یہ خدا کی صفت فعلی ہے 1 - کیونکہ اس کے فعل سے تعلق رکھتی ہے

• اسی لئے اس کے مقابلے میں عذاب آیا ہے:

← (بنی اسرائیل 54): تمہارا رب جانتا ہے چاہے تو رحمت نازل کرے چاہے عذاب

← رحمت کے مقابل میں عذاب لاتے ہیں => یہ صفت فعلی ہے

← (عنکبوت: 21) جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے رحمت

← لفظِ رحمان:

• اسم مبالغہ = کسی چیز کو کثرت سے بیان کرنے کے لئے آتا ہے / شدت بتانے کے لیے ہے

← جیسے جہّال = بہت بڑا جاہل

رحمان = اسم مبالغہ (آغا جوی: چاہے فعلان کا وزن مبالغے کے لیے آتا ہو یا نہیں)

(NOTE) اکثر فقہاء (خصوصاً شیخ انصاری سے بعد والے) کہتے ہیں: اہل لغت کا قول حجت نہیں ہے

دلیلِ مفقد ظنی ہے - ہاں ممکن ہے سب اہل لغت ایک بات کہیں تو انسان کو اطمینان ہو جائے)

↓

• (پس) رحمان کا مطلب => وہ جس کی رحمت ہر شیٔ کو شامل ہو

← قرآن نے بھی یہ معنیٰ بیان کیا.

• لفظ رحمان کا استعمال فقط اللہ کی ذات کے لئے ہوتا ہے

← البتہ رحیم انسانوں کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے

← (آغا جوی بیان کرتے ہیں) قرآن میں ۲ جگہ رحمان کو اللہ کی جگہ استعمال کیا ہے

یعنی اللہ کے نام کے عنوان سے استعمال کیا ہے نہ کہ مادۂ رحمت کے لیے

① (یس: 15) مَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ...

② (یس: 23) إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ..

---

1) صفات کے اقسام ← ذاتی (جو ذات میں ہوں)
← فعلی (جب کام کرتا ہے تو وہ صفت آتی ہے (جیسے رازقیت)

• البتہ اس کا منشاء صفات ذاتی ہی ہوتے ہیں

Scanned by CamScanner

③ بیس 52 (۱) مثال: 3 .

لفظِ رحیم

- لفظِ رحیم کیا ہے؟ یا تو ← اسم مبالغہ
← یا صفتِ مشبہہ

(صفتِ مشبہہ یعنی): • جہاں صفت دوام / استقرار کے ساتھ ہو
• (آغا خوئی :) جہاں انسان کی ذات (فطرت) میں موجود ہو وہاں یہ استعمال ہوتا ہے)
⇩
یعنی: خدا رحمان ہے (اس کی رحمانیت) دوام کے ساتھ (ہے)

رحمان اور رحیم میں فرق

- رحمان - اسم خاص ہے - لیکن اس کا معنیٰ عمومی ہے -
- رحیم - اسم عام ہے لیکن اس کا معنیٰ خاص ہے -

- اسم خاص ہے رحمان = خدا سے مخصوص ہے
معنًا عمومی ہے = ہر کسی کو (کافر/مؤمن) شامل ہے رحمانیت
- اسم عام ہے رحیم = انسان کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے
معنًا خاص ہے = خدا رحیم ہے یعنی فقط مؤمنین کی نسبت رحیمیت ہے

روایات

- امام ع: خدا اپنے بندوں پر رحیم ہے .
خدا نے ۱۰۰ رحمتوں کو خلق کیا ہے . ان سے ایک رحمت تمام کے لئے ہے .e.g ماں کا بچے پر رحم کرنا
جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا اس رحمت کے بعد ۹۹ اور رحمتیں ڈالے گا
جو صرف امت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے لیے ہوگی .
پھر وہ قیامت کے دن جس کا جی چاہیں گے شفاعت کریں گے
(حتی) ایک غیر شیعہ مؤمن کے پاس آئے گا: کہے گا شفاعت کرو میری - اس لئے تمہیں پانی پلایا تھا
پس خدا سے شفاعت کروا دے گا -
ایک اور آئے گا ... اس بنا پر شفاعت مانگے گا کہ ایک دن گھر کی دیوار کے سائے میں گرم دن میں
بیٹھا جگہ دی - اس کی بھی شفاعت خدا قبول کرے گا
خدا کے نزدیک مؤمن انتہائی محترم ہے - تمہاری سوچ سے زیادہ .

Scanned by CamScanner

صحیح السند

- دو روایات: ۱) رحمان تمام مخلوقات کو شامل ہے ۲) رحیمیت صرف مؤمنین کو شامل ہے

(السبحانہ) آغا خوئی کا نظریہ:

آغا خوئی: یہ روایات بعض آیات سے ٹکراتی ہیں

لیکن: بظاہر ٹکراتی نہیں ہے مشکل نہیں اس طرح (یہی) روایات کو لے لینے میں

- (سوروں کے قبل بسم اللہ کا فلسفہ)

آغا خوئی: قرآن اس لئے نازل ہوا تاکہ انسان کو کمال تک پہنچایا جائے

شرک و ظلمت سے نکال کر معرفت و نور تک لے جائے

لہٰذا مناسب تھا: ہر سورۃ کو ... کے نام سے شروع کیا جائے

- کیا بسم اللہ سوروں کا جزو ہے؟

تمام علماء کا اتفاق ہے (شیعہ سنی) => الحمد کا جزو ہے

باقی سورہ =>

- شیعہ: تمام سوروں کا جزو ہے (سوائے سورۂ برائۃ)

- تقریباً اجماع ہے + روایات بھی اس پر موجود ہیں

(ہے)

REASON →

مشرکین سے برائت کا آغاز ہے سورے کا۔ اس لئے اللہ کے توصیفِ رحمان و رحیم

کا لفظ مشرکین سے برائت کے ساتھ سازگار نہیں ہے

آغا سیستانی کی رائے:

- آغا سیستانی کے نزدیک سوائے سورہ فاتحہ، باقی سوروں میں بسم... کا جزو سورہ

ہونا قابلِ اشکال ہے

- اسی لئے احتیاطِ واجب لگاتے ہیں

- البتہ یہ رائے کو ان سے نسبت دی جاتی ہے لیکن بہت زیادہ ان کی کتابوں سے

ظاہر نہیں ہے

Scanned by CamScanner